خواہشات کی تکمیل یا ابدی مسرت

سورۃ النازعات میں اللہ تعالیٰ انسان کے سامنے دو راستوں کا واضح موازنہ پیش فرماتے ہیں۔ ایک طرف وہ لوگ ہیں جو **حدود سے تجاوز** کرتے ہیں اور اپنی **خواہشات کے پیچھے بے لگام چلتے ہیں**۔ دوسری طرف وہ لوگ ہیں جو اپنے **رب کے سامنے پیش ہونے سے ڈرتے ہیں** اور دنیا کی عارضی لذتوں پر **آخرت کو ترجیح دیتے ہیں**۔ یہ ہمیشہ قائم رہنے والا موازنہ دراصل ایک آئینہ ہے—ہم سب کے لیے—کہ ہماری روزمرہ زندگی کے فیصلوں پر کون سی خصوصیات اثرانداز ہو رہی ہیں؟

گمراہ لوگوں کی دو خصوصیات

قرآن پاک دو بنیادی رجحانات کی طرف اشارہ کرتا ہے جو لوگوں کی گمراہی کا باعث بنتے ہیں۔

1. **حدود سے تجاوز کرنا**—یعنی اللہ اور ضمیر کی مقرر کردہ حدوں کو عبور کرنا، چاہے وہ طاقت کے حصول میں ہو، دولت کے پیچھے یا اپنی خواہشات کی پیروی میں۔
2. **خواہشات کی اندھی تقلید**—یعنی فیصلے، انجام یا اخلاقی ذمہ داری کی پرواہ کیے بغیر، صرف نفس کی فوری خواہشوں اور عارضی تسکین کی بنیاد پر کرنا۔

یہ صفات صرف پرانی اقوام تک محدود نہیں تھیں۔ آج بھی صاف نمایاں ہیں۔ بے لگام صارفیت، غیر دیانتدارانہ معاملات، اور فوری لذت کے رجحان کو عام کرنے میں۔

راہِ ہدایت پانے والوں کی دو خصوصیات

اس کے برعکس، نیک لوگ دو متاثر کن خوبیوں سے پہچانے جاتے ہیں:

1. **جوابدہی کا شعور**—وہ ہمیشہ اس احساس کے ساتھ جیتے ہیں کہ ایک دن انہیں اللہ کے سامنے کھڑا ہونا ہے۔ یہی احساس ان کے اندر ضمیر کی سمت متعین کرتا ہے اور ان کے فیصلوں کو درست رہنمائی دیتا ہے۔
2. **آخرت کو ترجیح دینا**—وہ ہر فیصلے کو ابدی کامیابی کے معیار سے پرکھتے ہیں اور وقتی فائدوں کی قربانی دینے کے لیے تیار رہتے ہیں تاکہ دائمی کامیابی حاصل ہو۔

اس طرزِ فکر کا مطلب یہ نہیں کہ وہ دنیا کو چھوڑ دیتے ہیں، بلکہ یہ کہ ایمان اور احساس ذمہ داری ان کی روزمرہ زندگی—کاروبار، خاندان، اور سماجی تعلقات—میں رہنمائی فراہم کرتی ہے۔

شعور سے تبدیلی تک

جب ہم جنت کے اہل اور جہنم کے اہل لوگوں کی ان چار خصوصیات کو سمجھ لیتے ہیں، تو اپنی موجودہ حالت پہچاننا اور پھر شعوری طور پر اپنے مقصد کی طرف بڑھنا فطری بات ہے۔ یہ **تبدیلی کی طرف بڑھنے والا ایک تدریجی عمل** ہے اور عام طور پر تین مراحل سے گزرتا ہے:

- **آگہی:** یہ پہچاننا کہ کب ہماری حرکات اصول کے بجائے خواہش کے تابع ہیں۔
- **تدریجی پیش قدمی:** ایک وقت میں ایک بری عادت کو بہتر انتخاب سے بدلنا۔
- **تسلسل:** روزمرہ زندگی میں ابدی اقدار کو ترجیح دینے کی عادت کو اختیار کرنا—ہم کیا کھاتے ہیں، کیسے کماتے ہیں، کیسے بولتے ہیں، اور دوسروں کے ساتھ کیسا برتاؤ کرتے ہیں۔

وقت کے ساتھ ساتھ یہی مستقل مزاجی ایک ایسے کردار کی نشوونما کرتی ہے جو ایمانداری اور ذمہ داری پر استوار ہوتا ہے۔

غور و فکر: میں کہاں کھڑا ہوں؟

سورۃ النازعات چار بنیادی صفات بیان کرتی ہے—دو گمراہی کی اور دو ہدایت کی۔
ذرا ان پر غور کریں اور دیکھیں کہ آپ کہاں کھڑے ہیں۔

گمراہی کی صفات

1. حدود سے تجاوز کرنا

- کیا میں جان بوجھ کر ان اخلاقی یا دینی حدوں کو توڑتا ہوں جو اللہ اور ضمیر نے مقرر کی ہیں؟
- کیا میری زندگی کے کچھ حصے ایسے ہیں جہاں میں غلطی کو خود کے لیے جائز قرار دیتا ہوں؟

2.خواہشات کی اندھی پیروی کرنا

- میں کتنی بار محض جذبے، آرام یا دوسروں کے دباؤ میں آ کر فیصلے کرتا ہوں؟
- کون سی خواہشات بار بار میرے ضمیر پر غالب آ جاتی ہیں؟

ہدایت کی صفات

3.اللہ کے سامنے جوابدہی کا احساس

- کیا میں اس احساس کے ساتھ جیتا ہوں کہ جلد ہی مجھے اپنے رب کے سامنے پیش ہونا ہے؟
- کیا یہ احساس میرے بولنے، کمانے، خرچ کرنے اور لوگوں سے برتاؤ پر اثر ڈالتا ہے؟

4.آخرت کو ترجیح دینا

- جب مجھے وقتی فائدے اور ابدی کامیابی میں سے کسی ایک کا انتخاب کرنا ہوتا ہے، تو میں عام طور پر کیا چنتا ہوں؟
- میرا حالیہ کون سا فیصلہ آخرت کی ترجیح کو ظاہر کرتا ہے؟

اس مشق کو کیسے اپنائیں

- اپنے **جوابات ایک ذاتی ڈائری میں لکھیں** اور وقتاً فوقتاً ان کا جائزہ لیں تاکہ اپنی پیش رفت کا جائزہ لے سکیں۔
- اپنی زندگی کا کوئی ایک **چھوٹا سا پہلو** چنیں جہاں آپ ''خواہش'' سے ''ابدیت'' کی سمت بڑھنا چاہتے ہیں۔

ہر رات اپنا جائزہ لیں: "آج میں نے کس پہلو کو مضبوط کیا — خواہش یا آخرت؟"

حاصل بحث۔

زندگی دراصل روزمرہ فیصلوں کا سلسلہ ہے۔ ہر فیصلہ یا تو خواہش کو بڑھاتا ہے یا ابدیت کے شعور کو گہرا کرتا ہے۔ سورۃ النازعات ہمیں یاد دلاتی ہے کہ حقیقی کامیابی ان لوگوں کے لیے ہے جو اپنے دل کو آخرت پر مرکوز رکھتے ہیں، نہ کہ صرف دنیاوی نفع پر۔ اصل امتحان یہ ہے کہ یہی مرکزیت ہماری ہر چھوٹی بڑی حرکت میں جھلکنے لگے — یہاں تک کہ خواہش پر آخرت کا انتخاب کرنا ہماری فطرت بن جائے۔